بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۹۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۶ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ لیکن رات کو سخت بے چینی رہی — کل حضور نے تین احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس جماعت میں شامل ہونے والے تقویٰ کے اعلیٰ مدارج تک پہنچ جائیں

وہ ایسے نیک چلن اور نیک بخت ہوں کہ کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے

"میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند ہوں وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں، وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے ..... اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے ..... یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا۔ اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو۔ اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے — یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں"

(اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار رقم فرمودہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۲۵ ستمبر — کل مورخہ ۲۴ ستمبر بروز جمعرات نماز مغرب سے قبل مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے قرآن مجید کا درس دیا آپ نے سورۃ البقرہ کی نویں آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (یعنی بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے) کی تفسیر بیان فرمائی۔ یہ درس قرآن مجید کے آغاز سے سلسلہ وار جاری ہے، آپ ہفتہ میں دو بار یعنی ہر پیر اور جمعرات کو درس دیتے ہیں۔ آئندہ درس مورخہ ۲۸ ستمبر کو پیر کے روز نماز مغرب سے قبل ½ ۵ بجے ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

—○ کراچی — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی حال کراچی پچھلے دنوں چکر آنے کی وجہ سے بیہوش ہو گئے تھے۔ بعد ازاں مسلسل چار روز تک ۱۰۴ درجے کے قریب بخار رہا۔ اب بخار تو اتر گیا ہے لیکن کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—○ ربوہ — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام آج مورخہ ۲۵ ستمبر سے ایک آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ شروع ہو رہا ہے۔ جو ۲۷ ستمبر تک جاری رہیگا اس میں ملک کے نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح آج بعد نماز جمعہ ½ ۳ بجے سہ پہر عمل میں آئے گا۔

مسعود احمد سیلشہ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ - ستمبر ۶۴ء

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ

"مادھولال حسین درویش لاہور کے قلعہ کے پاس نعرہ مستانہ لگاتے ہوئے جا رہا تھا کہ اکبر نے اپنے ملازموں کو کہا کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ کمند ڈال کر درویش کو بادشاہ کے پاس لے گئے۔

اکبر۔ "سُنا ہے تم خدا رسیدہ ہو"!

درویش نے کہا۔ "ہاں"

اکبر۔ اس کا کیا ثبوت

درویش۔ اے بادشاہ مَیں خدا تک نہیں پہنچا بلکہ خدا مجھ تک پہنچا ہے۔

اکبر۔ اس کا کیا مطلب

درویش۔ دیکھئے آپ نے مجھ کو بلایا ہے۔ اگر آپ نہ چاہتے تو مَیں کس طرح آپکے پاس پہنچ سکتا تھا"۔

(ماخوذ کوہستان ۳/۶۴ ۲۷)

درویش نے دراصل روحانی زندگی کا ایک نہایت پُرحکمت اصول بیان کر دیا ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ (سورہ انعام ۱۰۵)

یعنی اللہ تعالےٰ کو حواس نہیں پا سکتے بلکہ خود اللہ تعالےٰ ہی ہمارے حواس پر نازل ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں اس حقیقت کو اس طرح واضح کیا ہے:۔

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں ایک برتر ہستی کی تلاش ہے جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے اور اس تلاش کا اثر اسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے جبکہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔ کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پہلے روحانی خاصیت اپنی جو دکھاتا ہے وہ یہی ہے کہ ماں کی طرف جھکا جاتا ہے اور طبعاً ماں کی محبت رکھتا ہے۔ اور پھر جیسے جیسے حواس اس کے کھلتے جاتے ہیں اور شگوفہ فطرت اس کا کھلتا جاتا ہے یہ کشش محبت جو اس کے اندر چھپی ہوئی تھی اپنا رنگ و روپ نمایاں طور پر دکھاتی چلی جاتی ہے۔ پھر تو یہ ہوتا ہے کہ بجز اپنی ماں کی گود کے کسی جگہ آرام نہیں پاتا۔ اور پورا آرام اس کا اسی کے کنارِ عاطفت میں ہوتا ہے۔ اور اگر ماں سے علیحدہ کر دیا جائے اور دُور ڈال دیا جائے تو تمام عیش اس کا تلخ ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ اس کے آگے نعمتوں کا ایک ڈھیر ڈال دیا جاوے تب بھی وہ اپنی سچی خوشحالی ماں کی گود میں ہی دیکھتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح آرام نہیں پاتا۔ سو وہ کششِ محبت جو اس کو اپنی ماں کی طرف پیدا ہوتی ہے وہ کیا چیز ہے؟

درحقیقت یہ وہی کشش ہے جو معبود حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلق محبت پیدا کرتا ہے درحقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے درحقیقت اسی محبت کا وہ ایک عکس ہے۔ گویا دوسری چیزوں کو اٹھا اٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے جس کا اب نام بھول گیا ہے۔ سو انسان کا مال یا اولاد یا بیوی سے محبت کرنا یا کسی خوش آواز کے گیت کی طرف اس کی روح کا کھینچے جانا درحقیقت اسی گمشدہ محبوب کی تلاش ہے اور چونکہ انسان اس دقیق در دقیق ہستی کو جو آگ کی طرح ہر ایک میں مخفی اور سب پر پوشیدہ ہے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا۔ اور نہ اپنی ناتمام عقل سے اس کو پا سکتا ہے اسلئے اس کی معرفت کے بارے میں انسان کو بڑی بڑی غلطیاں لگی ہیں اور سہو کاریوں سے اسکا حق دوسرے کو دیا گیا ہے۔ خدا نے قرآن شریف میں یہ خوب مثال دی ہے کہ دنیا ایک ایسے شیش محل کی طرح ہے جس کی زمین کا فرش نہایت مصفّیٰ شیشوں سے کیا گیا ہے۔ اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے وہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے۔ اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہیئے۔ حالانکہ وہ درحقیقت شیشے ہیں مگر صاف اور شفّاف۔ سو یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں جیسے آفتاب اور ماہتاب وغیرہ یہ وہی صاف شیشے ہیں جن کی غلطی سے پرستش کی گئی اور ان کے نیچے ایک اعلیٰ طاقت کام کر رہی ہے جو ان شیشوں کے پردہ میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے اور مخلوق پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ انہیں شیشوں کی طرف اِس کام کو منسوب کر رہے ہیں جو ان کے نیچے کی طاقت دکھلا رہی ہے یہی تفسیر اس آیتِ کریمہ کی ہے:۔

اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ۔

غرض چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوئی ہے اس لئے اسکی شناخت کے لئے صرف یہ نظامِ جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھس گئے مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے اور اکثر اُن کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے۔ اور بیہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے۔ اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ اُن کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پُرحکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنیوالا ضرور چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ اُنکی صرف قیاسی معرفت تھی جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی اور نہ شکوک کو بکلی دل پر سے اُٹھا سکتی ہے۔ اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفتِ تامہ کی بجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی بلکہ ایسی معرفتِ ناقصہ نہایت پُرخطر ہوتی ہے کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔

غرض جبتک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اسنے اپنے کلام سے ظاہر کیا۔ تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کُنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اِس فعل سے ہم ضرور اوّل یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائیگی اور یہ خیال کرینگے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمتِ عملی سے اندر کی کُنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مُردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ اَنَا الْمَوْجُوْدُ کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بُلا تا رہا ہے +

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۶ تا ۹۰)

گر نہ ہو شورِ اذاں شام و سحر کچھ بھی نہیں

تجھ کو اسلامی سیاست کی خبر کچھ بھی نہیں
رحمۃ للعالمینؐ کا اثر کچھ بھی نہیں؟

سلطنت مومن کے نیک اعمال کا انعام ہے
آیۂ "یستخلفنّ" پر نظر کچھ بھی نہیں؟

شام آئی پھر سحر آئی یہ کیسی زندگی
گر نہ ہو شورِ اذاں شام و سحر کچھ بھی نہیں

ہے اگر بے جان مادہ سے ظہورِ کائنات
پھر تو گویا امتیازِ خیر و شر کچھ بھی نہیں

جوہری طاغوت سے تو یہ ڈرتا ہے جہاں
پر جسے ڈر ہے خدا کا اسکو ڈر کچھ بھی نہیں

جاپان — اور — اسلام

مختلف مذاہب کے اثر و نفوذ کی مختصر تاریخ اور تبلیغ اسلام کے مواقع

مکرم جناب عبدالمنان خان صاحب ۳۴ عبدالکریم روڈ لاہور

(۲)

عیسائیت

۱۵۴۹ء میں ایک ہسپانوی پادری سر فرانسس ذاویر جو کیتھولک تھا عیسائیت کے پرچار کے لئے شہر ناگاساکی میں بحر جاپان کو عبور کرتے ہوئے پہنچا۔ اوپر کے طبقہ میں اس پادری کو کچھ کامیابی ہوئی اور بعض مالدار اور صاحب وجاہت جاپانی عیسائی ہو گئے۔ یہ دور جاپان میں سول وار کا زمانہ تھا چنانچہ سب غیر ملکی باشندوں خصوصاً پادریوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔ سینکڑوں عیسائیوں کو بسر عام ننگا کر کے سولی پر چڑھا دیا گیا۔ تاکہ دوسروں کو عبرت رہے۔ عیسائیت کے لئے یہ تاریک دور ۱۸۶۷ء تک مسلط رہا۔ جبکہ شہنشاہ Meiji نے عیسائیت کی تبلیغ کی کھلی اجازت دے دی۔ اس کے بعد کوئی خاص پابندی نہیں لگائی گئی۔ اور یہ مذہب گزشتہ دو سو سال میں کوئی ۶½ لاکھ کے قریب پیرو بنا سکا ہے۔ موجودہ دور میں امریکہ اور سیاسی دباؤ کی وجہ سے عیسائیت کثرت سے پھیل رہی ہے۔ موجودہ جاپان میں عیسائیت کے فروغ کی وجہ اصل میں ان عیسائیوں کے خون کی قربانی ہے۔ جنہوں نے ناگاساکی کی گلیوں میں اپنے سر کٹوائے۔ لیکن اپنے دین سے نہیں پھرے۔ حال ہی میں پوپ نے عیسائی شہیدوں کو Saints کے القابات دیئے ہیں۔ ہر سڑک پر جو خوبصورت گرجا نظر آئے گا۔ وہ ان ہی عیسائیوں کی قربانی کی یادگار ہے۔

میں ایک دفعہ Unzen گیا۔ Unzen جاپان کی ایک نیشنل پارک ہے۔ جس میں اُبلتے ہوئے پانی کے چشمے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ دور سے ہی گرما گرم بھاپ کے بادل انسان کو حیران کئے دیتے ہیں۔ میں نے ایک نوجوان جاپانی لڑکی کو دیکھا جو بے تحاشا بھاپ میں سے ہوتی ہوئی پہاڑ پر چڑھ رہی تھی۔ ایک جگہ جا کر وہ رکی۔ اور دعا مانگنے لگی۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہاں ایک ایسے عیسائی کا کتبہ تھا جو عیسائیت کے ابتدائی دور میں Tokugawa حکومت کے ظلم و استبداد کا تختہ مشق بنا تھا۔ اور اس بادشاہ نے سزا کے لئے گرم پانی کے چشمہ کے اوپر اس کو سولی پر لٹکایا۔ میں یہ نظارہ دیکھ نہ سکا اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میرے دل نے کہا کہ واقعی یہ لوگ سینٹ تھے۔

تبلیغ اسلام کے مواقع

اب میں اسلام اور تبلیغ اسلام کے متعلق چند باتیں لکھنا چاہتا ہوں۔ اگر عام جاپانی کو کہا جائے کہ میرا مذہب اسلام ہے، تو وہ مشکل سے ہی کوئی مطلب سمجھ پائے گا۔ کیونکہ جاپان میں مذہب اسلام کا نام ہی اور ہے۔ یعنی توئی توئی کیو یعنی توئی توئی لوگوں کا مذہب۔ اس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ اسلام کا نام چین کے راستہ جاپان پہنچا۔ چنانچہ جب جاپانی باہمی سیل میلاپ کے دوران چین پہنچے تو انہوں نے مذہب اسلام کا نام ان لوگوں کی نسبت سے توئی توئی کیو رکھ دیا۔ اسی طرح سے مذہب اسلام کو Kaikyo یا Mohammeto Kyo یعنی محمدؐ کے ماننے والوں کا مذہب بھی کہا جاتا ہے۔

مسٹر نور احمد تھکاگی جاپانی سیکرٹری جنرل احمدیہ گروپ اپنی ایک تقریر میں لکھتے ہیں۔ کہ بعض باتوں اور رسموں کو چھوڑتے ہوئے مذہب اسلام اور جاپانیوں کے عام معاشرہ اور مذہب میں ۹۰ فیصدی باتیں مشترک پائی جاتی ہیں۔ اے کاش قرون اولیٰ کے اسلامی مبلغین انڈونیشیا سے جاپان بھی پہنچ جاتے۔ تو آج جاپان کا نقشہ ہی اور ہوتا۔ بدھ ازم کی جگہ اسلام رائج ہوتا۔ پھر وہ لکھتے ہیں۔ کہ آج بھی اگر دنیا کے احمدی جاپانیوں کے متعلق یہ تصور کرنے لگ جائیں کہ وہ ان کے بھائی ہیں۔ تو ان کے خیال میں جاپانیوں کا یہ جواب ہوگا کہ آپ ہمارے بھائی ہیں اور ہم Semi Ahmadi ہیں۔ یہ تو ایک مسلمان جاپانی کے خیالات تھے۔

عام جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مسلمانوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ عام جاپانی کے دماغ میں اسلام Arabian Nights سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ جاپانیوں کو اسلام کی جو تصویر پچھلی صدی کے عیسائی مورخین نے دکھائی ہے جاپانی اس سے زیادہ مذہب اسلام کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ اصل میں ان کا قصور بھی تو نہیں۔ اس وقت تک قرآن کریم کے دو تراجم جاپانی زبان میں چھپ چکے ہیں۔ اور یہ دونوں ہی غیر مسلم سوسائٹیوں اور یونیورسٹیوں نے چھپوائے ہیں۔ ان میں سے ایک میرے پاس بھی تھا۔ اس ترجمہ کے آخری صفحہ پر ایک جبہ پوش عمر رسیدہ انسان کی تصویر بھی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار دکھائی گئی تھی۔ اور پھر اس کے نیچے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس قسم کا ایک نظارہ اس وقت میری نظروں کے سامنے آیا۔ جبکہ میں اور میرے ایک دوست چند تبلیغی اشتہار ایک ہائی سکول کے سامنے برسرعام بانٹ رہے تھے۔ ایک طالب علم نے اشتہار لیا۔ اور اپنے دوست کو مخاطب ہو کر کہنے لگا یہ وہی مذہب Kaikyo ہے جس کے متعلق ہم نے پڑھا تھا۔ کہ اس کے بانی کے ایک ہاتھ میں تلوار ہے اور دوسرے میں قرآن۔ یہ باتیں میں نے اس لئے بیان کی ہیں۔ کہ ان اعتراضات کو ہمارے مبلغین نے دور کرنا ہوگا۔ تب ہی لوگوں کے دلوں میں اسلامی تعلیم رائج ہو سکے گی۔

(۲) دوسرے نمبر پر تعدد ازدواج کا مسئلہ ہے۔ عام جاپانیوں کے خیال میں ہر مسلمان کی لازمی طور پر ۴ بیویاں ہونی چاہئیں۔ اور وہ بڑی معصومی سے سوال کرتے ہیں کہ آیا آپ کے ملک میں ہر آدمی کی چار بیویاں ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اگر لوگوں کو اس مسئلہ کی شرائط اور فلاسفی سے آگاہ کیا جائے۔ تو وہ بڑی جلدی سے اس کے قائل ہو جاتے ہیں۔ تاہم موجودہ صورت میں جاپانی عورتوں کا اس وقت تک اسلام میں داخل ہونا مشکل ہوگا۔ جب تک وسیع پیمانے پر اس مسئلے کی فلاسفی لوگوں تک نہ پہنچائی جائے۔ مجھے ایک لطیفہ یاد آتا رہے۔ ٹوکیو میں ایک دفعہ ایشین کلچرل سنٹر کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ ایک کمیٹی کا پریذیڈنٹ ایران سے لوٹ کر آیا تھا۔ اور ایرانی عورتوں کی خوبصورتی کا قائل تھا۔ کہنے لگا کہ میں ایران چلا جاؤں گا اور پھر ۴ شادیاں کر سکوں گا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا۔ کہ خفیہ طور پر اس کے کتنی عورتوں سے تعلقات ہیں تو وہ خاموش ہو گیا۔

(۳) اسی طرح سے اسلامی پردہ کے متعلق بھی لوگ کثرت سے سوال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس کی کیا فلاسفی ہے۔ کیا عورتیں گھروں میں ہی رہتی ہیں؟ باہر فیکٹریوں اور دفتروں میں کام نہیں کرتیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند ہفتوں کے لئے تبلیغی جماعت کے مولوی صاحبان تبلیغ کی غرض سے ٹوکیو بھی آئے مسلمانوں نے ان کی ایک پارٹی بھی کی۔ اور ان سے مختلف امور پر بحث بھی ہوتی رہی۔ پردہ کے متعلق ان کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں تھا۔ کہ "یہ خدا کا حکم ہے۔ اور ہمیں اس کو ماننا ہے"۔ گویا کوئی نقلی دلیل نہیں دی۔ ان کے اس جواب پر مسلمان اٹھ کر چلے گئے۔

(۴) اسی طرح سے اسلامی عبادات کی فلاسفی از قسم نماز روزہ اور حج کے متعلق بھی لوگ کثرت سے سوال کرتے ہیں۔ نیز شراب خوری سے اجتناب کے حکم پر بھی لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ ان کے خیال میں وہ آدمی بدقسمت ہے جو چاولوں کی شراب نہ پیئے۔ عام مہمانوں کی آمد پر شادی اور بیاہوں پر۔ نیز کسی کے مرنے پر چاولوں کی شراب کا استعمال ایک ضروری بات ہے ان کے خیال میں شراب ایک روحانی غذا ہے۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے جس کا جواب اسلامی مبلغین کے لئے غور طلب ہے۔

(۵) اس کے بعد جغرافیائی فرق آب و ہوا ثقافت میں تفریق کا سوال آتا ہے۔ زیر تبلیغ جاپانیوں نے مجھے لکھا بھی ہے کہ پاکستان اور جاپان کے درمیان آب و ہوا۔ ثقافت اور طرز زندگی کا جو فرق ہے، اس کی وجہ سے مشکل معلوم ہوتا ہے کہ اسلام پوری طرح سے جاپان جیسے ملک میں پھیل سکے۔ یہ اعتراض اصل میں ہر ایسے شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ جب وہ کسی اور قوم اور ملک کا مذہب کا اختیار کرنے کے مسئلہ پر غور کرتا ہے۔

(۶) اس کے بعد میں ان ذرائع پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جن کے اپنانے سے جاپان میں اسلامی تبلیغ کامیاب ہو سکتی ہے۔

(۱) جاپانی قوم دوسری جنگ سے پہلے تک اپنے آپ کو ایک جنگجو قوم تصور کرتی رہی ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں ان کو ایسی شکست ہوئی اور ایسی ہولناک تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ کہ اب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ کسی سے جنگ کریں گے ہی نہیں۔ جگہ جگہ پر امن سوسائٹیاں قائم ہیں اور امن کا نعرہ لگ رہا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر یہ لازم ہے کہ اسلام نے امن عامہ اور بالخصوص بین الاقوامی امن کے متعلق جو تعلیم دی ہے، اس کو خوب پھیلایا جائے اور اسلام کو سب سے زیادہ Peace (Loving) مذہب ثابت کیا جائے۔

(۲) دوسرے نمبر پر جاپانی زبان کا مسئلہ ہے۔ اسلامی تعلیم کی کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ مبلغ اس زبان پر حاوی ہو۔ جاپان پر غیر ملکی حکومت کم ہی رہی ہے اور جاپانیوں کا انگریزی سے تعلق بھی جنگ کے بعد ہی ہوا۔ اِس لئے یہ لوگ سوائے جاپانی کے دوسری زبان میں کم ہی گفتگو یا خط و کتابت کرتے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ کثرت سے لٹریچر جاپانی زبان میں ترجمہ کیا جائے اور اس کو پھیلایا جائے اِس لئے ہمارے گروپ نے ایک سال کے قلیل عرصہ میں ۱۲ سے زائد سلسلہ کے پمفلٹ اور کتب کا ترجمہ جاپانی زبان میں کیا۔ اور اُس کو شائع کیا۔

(۳) جاپان میں یہ رواج ہے کہ کسی خاص مذہب یا Ideology کی تشہیر کے لئے پبلک سوسائٹیاں اور مرکز قائم ہیں۔ جہاں لوگ وقتاً فوقتاً میٹنگیں کرتے ہیں اور باقاعدہ بحث کی جاتی ہے اور پھر عقلی معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر ہم نے شروع میں احمدیہ اسلامک ریسرچ گروپ ٹوکیو قائم کیا جس کی میٹنگوں میں لوگوں کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے خدا کے فضل سے اِس کا نتیجہ اچھا نکلا۔ اور ہمارا باقاعدہ احمدیہ گروپ نہ صرف ٹوکیو میں بلکہ اوساکا اور ہیروشیما جیسے شہروں میں بھی قائم ہو گیا۔ اِس وقت جاپان میں تین سوسائٹیاں ہیں۔ (۱) جاپان مسلم سوسائٹی جس میں ۵۰۰ کے قریب ممبر ہیں (۲) جاپان اسلام سوسائٹی جس کے ممبران اکثر غیر مسلم ہیں۔ اور جس کا مقصد ایک زمانہ میں اسلامی حکومت سے دوستی کر کے سیاسی اور اقتصادی مقاصد حاصل کرنا تھا۔ اسی سوسائٹی کے زیرِ نگرانی جاپان میں دو مساجد بنائی گئی تھیں۔ (۳) احمدیہ گروپ جس کا مرکز ٹوکیو ہے۔ اس کے علاوہ ریڈیو پر بھی اور بعض اخباروں میں بھی مختلف مذاہب پر بحث و تمحیص کے مواقع نکلتے رہتے ہیں جن سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

(۴) جاپانی قوم نہایت درجہ خلیق۔ شائستہ اور Polite واقع ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عاجزی اُن کے رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں۔ دن میں بیسیوں دفعہ اُن کو جُھک کر سلام کرنا پڑتا ہے اِن کے سلام کی حالت ہماری نماز کے رکوع کی حالت سے مشابہ ہے۔ اِن کے اِس قومی کیریکٹر کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ ہم بھی وہی شائستگی اور عاجزی اختیار کریں ورنہ اندیشہ ہے کہ کوئی نتائج برآمد نہ ہوں۔

(۵) جاپانی کلچر اور اسلامی کلچر میں کئی باتیں مشترک ہیں مثلاً بعض جاپانی الفاظ مکمل طور پر عربی الفاظ کے مشابہ ہیں۔ بعض شنتو مذہب کی مقدس جگہوں کے نام بعینہٖ اسلامی مقدس جگہوں یا ہستیوں کے نام ہیں ایسی مماثلت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ اس طرح سے لوگوں کے دلوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ مسٹر تھکائی جاپانی اپنے ایک خط میں جو انہوں نے مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو تحریر فرمایا۔ لکھتے ہیں:۔

"مَیں اسلام اور جاپانی ثقافت کے باہمی تعلق پر کچھ روشنی ڈالتا ہوں۔ جاپان میں "تعمیرِ فکر" کو yamato کہتے ہیں جس کے معنی ہیں خدا اور بندوں کا باہمی اتحاد۔ اسی طرح یہ لفظ دنیا میں لوگوں کے باہمی تعاون اور امداد و اعانت کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ yamato کو ہمارے ملک کے دوسرے نام کی بھی حیثیت حاصل ہے۔۔۔ yamato کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لفظ Amato سے ماخوذ ہے۔ میرے خیال میں Amato نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام Ahmad (احمدؐ) سے بہت مماثلت رکھتا ہے "Kayoto" نامی شہر از منہ وسطیٰ میں "Heian" کہلاتا تھا۔ اِس کے معنی بعینہٖ وہی ہیں جو "السّلام علیکم" کے معنی ہیں۔ Kayoto کے عقب میں جو پہاڑ ہے اس کا نام Hira (حرا) ہے۔ اور حراء اس مقدس جگہ کا نام ہے جہاں نبی کریمؐ عبادت کیا کرتے تھے۔ اندریں صورت یہ امر واضح ہے کہ جاپان میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اسلامی ثقافت سے گہری مشابہت رکھتی ہیں۔"

پھر وہ تحریر کرتے ہیں کہ بعض جاپانی الفاظ مثلاً انت۔ اُنّو۔ مال۔ کُتُب۔ شُودو۔ کبوت۔ جن۔ ایسے ہیں جو بعینہٖ معنی اور تلفّظ کے لحاظ سے عربی سے ملتے ہیں۔

(۶) پھر قلمی دوستی کا ذریعہ ہے جو تبلیغ کے لئے نہایت ہی مفید ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے اور ہوا بھی ہے۔ یورپ اور امریکہ کی طرح جاپان میں بھی عالمی سطح پر دوستی پیدا کرنے کے لئے Penpal Clubs کا جال بچھا ہوا ہے۔ مسٹر تھکائی نے سب سے پہلے قلمی دوستی کے ذریعے تبلیغِ اسلام کا خیال سوچا۔ کیونکہ جاپان جیسے ملک میں جہاں لوگ اسلام کے نام سے بھی واقف نہیں۔ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جاویں۔ کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اُن کو دوست بنا لیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیہ پین پال کلب ٹوکیو کا اجراء کیا اور جاپانیوں کو دنیا کے احمدیوں سے قلمی دوستی کی دعوت دی۔ الحمد للہ کہ اس کلب نے گذشتہ چند ماہ میں اچھی ترقی کی ہے اور ۱۰۰ کے قریب جاپانی اب غیر ملکی احمدیوں سے قلمی دوستی کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شہر اوساکا اور ہیروشیما میں بھی اِس کلب کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

(۷) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہیں خصوصاً وہ پیشگوئیاں جو بین الاقوامی اہمیت کی حامل ہیں اور جن کا کسی نہ کسی لحاظ سے جاپان سے تعلق رہ چکا ہے مثلاً زبردست زلزلوں کی پیشگوئیاں۔ زارِ روس کے عبرتناک انجام اور عالمی جنگوں کی پیشگوئیاں ایسی ہیں جنکو کثرت سے لوگوں میں پھیلانا چاہیئے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جاپانیوں نے اِس سے بہت اچھا اثر لیا ہے۔ حال ہی میں مجھے ایک جاپانی لیڈی جو پہلے خدا کی منکر تھیں کا خط ملا ہے جس میں وہ لکھتی ہیں:۔

"سب سے اہم بات جو مَیں نے آپ سے سیکھی ہے اور جس پر مجھے یقین ہے وہ خدا کا وجود ہے مَیں لوگوں کو بھی کہتی ہوں کہ وہ خدا پر ایمان لائیں۔ نیز وہ پیشگوئیاں جو زلزلوں اور جنگوں سے تعلق رکھتی تھیں نے مجھ پر بہت اثر کیا ہے۔"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قبولیتِ دُعا کے پانچ گُر

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پہلا طریق "دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اس کے لئے دعا کرنی ہو تو اس وقت کسی ایسے انسان کے جو کسی قسم کے دُکھ اور تکلیف میں ہو۔ آزار کو دُور کیا جائے یا دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کے کسی بندے سے ایسا سلوک کرے گا تو اسکی وجہ سے خدا تعالیٰ اسکے دُکھ اور مشکل کو دُور کر دیگا۔"

دوسرا طریق "خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرنے کے لئے ایک بات یہ بھی بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر دُعا کی جائے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ یہ اسی طرح کی ہے کہ جو محبوب سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ وہ محب کا محبوب ہو جاتا ہے۔"

تیسرا طریق "کسی خاص معاملہ کے قبول کرانے کے لئے پہلے ایسی دعائیں کرنی چاہئیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے قبول ہی کر لینا ہو۔ مثلاً یہ کہ۔ الٰہی! دینِ اسلام کی بڑے زور شور سے اشاعت ہو۔ تیرا جلال اور قدرت ظاہر ہو۔ تیرے انبیاء کی عزت اور توقیر بڑھے۔ خدا کہے گا ایسا ہی ہو۔ اس طرح دعائیں کرتے کرتے اپنا مقصد بھی پیش کر دیں کہ الٰہی! یہ بات بھی ہو جائے تو دعا قبول کرانے کا ایک یہ بھی طریق ہے۔" ۲۹

چوتھا طریق "خاص مقامات میں دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ جب دعا کرنے لگے تو ایسے مقامات کو چُن کر کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی ایک مصلّٰے تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ مَیں جب کبھی اس مصلّے پر بیٹھ کر دعا کرتا ہوں تو خاص طور پر قبول ہو جاتی ہے۔ تو خاص اشیاء میں خاص برکت کی وجہ سے خاص ہی اثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پسند فرمایا ہے۔ اور صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل کیا ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے ایک خاص جگہ مقرر کر دیتے تھے جہاں سوائے عبادت کے اور کام نہیں کئے جاتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بھی بیت الدعا بنایا ہوا تھا۔ یہ بھی دعا قبول ہونے کا ایک طریق ہے۔"

پانچواں طریق "دیکھو اگر کوئی لڑکا یونہی فیل کر دیا جائے تو ایسا نہیں ہو گا کہ اس کے ماں باپ اس کے متعلق سِول سرجن کے پاس شکایت لے جائیں۔ یا پوسٹ ماسٹر جنرل کے ہاں عرضی بھیجیں یا سیشن جج کو اطلاع دیں۔۔۔ یہ سب اس کی درخواست کو واپس کر کے کہیں گے کہ یہ محکمہ تعلیم میں پیش کرو۔ خدا تعالےٰ کی صفات کے بھی محکمے ہیں کو چاہیئے کہ اپنی دعا کو دیکھ کر اس کا محکمہ تلاش کرے۔۔۔ اُسی صفت کو لے کر پکارے۔"

(مرسلہ عاجز قمر علوی سائیکل سوار سیاح۔ از میرپور آزاد کشمیر)

متقی کی ایک علامت

"ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

چند سوالات کے جوابات

(از محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

الفضل مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۶۲ء میں میرا ایک مضمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح "زمرۂ انبیاء" کے فرد ہیں۔ میں نے اس میں لکھا تھا:-

"ہماری جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ تو تشریعی انبیاء کے زمرہ کا فرد سمجھتی ہے اور نہ مستقل انبیاء کے زمرہ کا فرد کیونکہ تشریعی اور مستقل نبی ہونے سے آپ نے ہمیشہ انکار کیا ہے۔ ہاں نفسِ نبوت یا بالفاظ دیگر نبوت مطلقہ کے لحاظ سے آپ کو انبیاء کے زمرہ کا فرد یقین کرتی ہے۔ کیونکہ اپنی نبوت کو جو ظلّی نبوت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "چشمۂ معرفت" میں نبوت کی ہی ایک قسم قرار دیا ہے۔"

اس کے بعد چشمۂ معرفت کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔

(۱) میری اس عبارت سے راولپنڈی کے ایک محترم دوست کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے چنانچہ وہ مجھے تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت صاحب نہ تشریعی انبیاء کے زمرہ میں شامل ہیں نہ مستقل انبیاء کے زمرہ میں تو پھر کونسے زمرہ میں شامل ہیں۔ جبکہ اُمتی نبیوں کا زمرہ ابھی قائم نہیں ہوا۔ کیونکہ کم از کم تین امتی نبی ہوں تو تب آپ کا بیان کردہ نیا زمرہ قائم ہو سکے گا۔"

الجواب:- واضح رہے کہ سوال کرنے والے مبائع احمدی ہیں اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ مانتے ہیں اور انبیاء کے زمرہ کا فرد یقین کرتے ہیں۔ انہیں صرف میری تشریح سمجھ میں نہیں آئی۔

سو میری گذارش یہ ہے کہ۔ یہ تو درست ہے کہ ابھی تک امتی نبی اُمت محمدیہ میں صرف ایک ہی آیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے۔ جسے خدا نے اپنے الہام میں نبی اور رسول قرار دیا ہے۔ مگر میری تحریر کا ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ کوئی امتی نبیوں کا زمرہ قائم ہوا ہے۔ جس کا ایک فرد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرار دے رہا ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نفس نبوت یا بالفاظ دیگر نبوّت مطلقہ کے لحاظ سے انبیاء کے زمرہ کا فرد ہیں۔ کیونکہ آپ ظلّی نبی ہیں جو ایک قسم کا نبی ہے جو نبوت مطلقہ کا ہی فرد ہے۔ جس کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام فرد ہیں۔

پس تینوں قسم کے نبی یعنی تشریعی نبی بھی۔ مستقل نبی بھی۔ اور ظلّی نبی بھی سب کے سب نفسِ نبوت یا مطلق نبوت کے لحاظ سے جو تینوں قسم کے انبیاء میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے زمرہ انبیاء کے افراد ہیں۔

محترم دوست پر یہ واضح رہے کہ جب کسی حقیقت یا کیفیت کی تقسیم کی جائے۔ مثلاً اُس کی تین چار قسمیں قرار دی جائیں تو گو وہ تمام اقسام ایک دوسرے کا تو غیر ہوں گی۔ اور ایک دوسرے سے تضاد رکھیں گی۔ مگر نفس حقیقت کے یا کیفیت کے لحاظ سے وہ تمام کی تمام اقسام اور اُس کے افراد اُس حقیقت واحدہ یا کیفیت واحدہ کا ہی فرد ہوں گے۔ اور یہ افراد اُس حقیقت یا کیفیت رکھنے والوں کے زمرہ میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ کسی حقیقت یا کیفیت کی تمام اقسام اور ان اقسام کے افراد میں حقیقت واحدہ مشترک طور پر پائی جاتی ہے۔ گو اُس حقیقت واحدہ کی اقسام متعددہ اپنی ہر قسم کے لحاظ سے ایک الگ الگ زمرہ بھی بناتی ہوں یا نہ بناتی ہوں۔

مثال یوں سمجھئے کہ مثلاً انسان ہونا ایک حقیقت ہے جو دنیا میں پائی جاتی ہے اور پھر انسان کی آگے کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً سید۔ مغل۔ پٹھان وغیرہ یا پاکستانی۔ ہندی۔ ایرانی وغیرہ یہ سب الگ الگ زمرے ہیں جن میں انسان تقسیم ہو رہا ہے۔ مگر نفس انسانیت کے لحاظ سے یا بالفاظ دیگر انسانیت مطلقہ کے لحاظ سے چونکہ حقیقتِ انسانیہ ان تمام اقسام میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے۔ اسلئے انسان کی یہ تمام اقسام اور ان کے افراد حقیقت انسانیہ کے لحاظ سے انسان ہیں اور انسانوں کے زمرہ کا فرد ہیں۔ اسی طرح "تشریعی نبی" اور "مستقل غیر تشریعی نبی" نبوت کی دو متضاد قسمیں ہیں۔ اس وجہ سے غیر تشریعی مستقل نبی۔ "تشریعی انبیاء" کے زمرہ کا فرد نہیں ہوگا۔ اور نہ تشریعی نبی۔ غیر تشریعی انبیاء کے زمرہ کا فرد ہوگا۔ لیکن چونکہ نفس نبوت ان دونوں قسموں میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے۔ اور تعریف نبوت ان دونوں قسموں پر صادق آتی ہے۔ اس لئے جس طرح تشریعی نبی نفس نبوت کے لحاظ سے زمرہ انبیاء کا فرد ہے۔ اُسی طرح غیر تشریعی مستقل نبی بھی نفس نبوت میں کسی فرق کے بغیر زمرہ انبیاء کا فرد ہوتا ہے۔ گو اُس کا ایک الگ زمرہ بھی ہے۔ یعنی غیر تشریعی مستقل انبیاء کا زمرہ۔ جس سے تشریعی نبی بھی خارج ہے۔ اِسی طرح امتی نبی بھی ہمارے نزدیک نفس نبوت کے لحاظ سے انبیاء کے زمرہ کا فرد ہوگا۔ گو ابھی اُس کا اپنا کوئی الگ زمرہ قائم نہ ہوا ہو۔ ہاں جس طرح غیر تشریعی مستقل نبی تشریعی انبیاء کے زمرہ میں شمار نہیں ہو سکتا اسی طرح ظلّی نبی بھی تشریعی نبی یا مستقل انبیاء کے زمرہ میں شمار نہیں ہوگا۔

(۲) ہمارے یہ دوست یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔

"وحی مقدس میں صریح طور پر "دنیا میں ایک نبی آیا مذکور ہے" لیکن آپ اس نبی کو غیر مستقل کا خطاب دینے پر مصر ہیں الخ"

الجواب:- میں نے اپنے مضمون کو دوبارہ پڑھا ہے۔ مجھے اس میں یہ ہرگز نظر نہیں آیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے غیر مستقل نبی ہونے کا خطاب ذکر کیا ہو۔ چہ جائیکہ مجھے اسی پر اصرار ہو۔ لیکن اس حقیقت کا اظہار کرنے سے میں نہیں رُک سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی قائم کردہ اصطلاحات کے لحاظ سے ہرگز مستقل نبی نہیں۔ ایک لمبے زمانہ کے بحث و مباحثہ سے جماعت اس امر کو خوب سمجھ چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مستقل نبی وہ ہوتا ہے جسے نبوت براہ راست ملی ہو۔ نہ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بعد۔ مستقل نبی کے ان معنوں کے پیش نظر اگر کوئی شخص آپ کو غیر مستقل نبی بھی کہدے جبکہ اس کی تحریر سے یہ ظاہر ہو رہا ہو کہ آپ اُمتی نبی ہیں اور اپنی تمام شان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو مستقل نبی تھے بہت بڑھ کر ہیں تو میرے خیال میں اس سے بھی کسی کو یہ وہم پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ ایسا لکھنے والا حضرت مسیح موعودؑ کو ایک عارضی قسم کا نبی ثابت کر رہا ہے۔

مگر میں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے مضمون میں ہرگز غیر مستقل نبی کا خطاب نہیں دیا۔ بلکہ آپ کے اپنے تجویز کردہ خطاب "ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" کا ہی ذکر کیا ہے۔ یا آپ کی نبوت کے لئے ظلّی نبوت کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ ظلّی نبوت نبوت ہی کی ایک قسم ہے۔

ہمیں غیر مستقل نبی کی اصطلاح بنانے اور اسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ مستقل نبی کے بالمقابل امتی نبی یا ظلّی نبی کی ہی اصطلاحیں استعمال کرنی چاہئیں۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجویز کردہ اصطلاحات کے مطابق ہیں۔

ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی کی اصطلاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مفہوم میں استعمال فرمائی ہے کہ:-

"نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالےٰ کی یہ مراد ہے۔ کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ کوئی دوسری شریعت لاوے۔ کیونکہ شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اُس کو امتی بھی نہ کہا جاوے۔

جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست"

(تجلیات الٰہیہ حاشیہ ص۵)

اللہ تعالیٰ کا خوف کس میں ہے؟

"اللہ کا خوف اس میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔"

"خدا تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں لیکن جو کسل اور سستی سے کام لیتے ہیں وہ آخر کار ہلاک ہو جاتے ہیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی چھوٹی بیگم محترمہ سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ مورخہ ۱۶ ۹/۶۴ء و ۱۷ ۹/۶۴ء بروز بدھ و جمعرات کی درمیانی شب ساڑھے دس بجے کے قریب لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مرزا محمد شفیع صاحبؓ کی دختر تھیں۔ جنہیں طویل عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محاسب کے طور پر سلسلہ کی خدمت سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی اہلیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے ایک بھائی مرزا منور احمد صاحب کو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں میدان جہاد میں جام شہادت نوش کرنے کا اور ایک بھائی مرزا احمد شفیع صاحب بی اے کو بوقت تقسیم ملک قادیان میں شہادت پانے کا موقعہ ملا۔ نیز آپ کو یہ فخر بھی حاصل ہوا۔ کہ آپ کی ایک دختر محترمہ سیدہ اُم متین صاحبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زوجیت میں۔ اور دیگر دو دختران حضور کے صاحبزادگان محترم مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم مرزا وسیم احمد صاحب کے نکاح میں آئیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان اس صدمہ عظیم میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نیز خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے جملہ دیگر افراد۔ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ اور جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

انصار اللہ ربوہ کیلئے

سالانہ اجتماع کے متعلق ذمہ داری پوری کریں!

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اپنی شاندار روایات کے مطابق اس سال اکتوبر کے آخر میں منعقد ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سالوں سے زیادہ مہمان اس سال تشریف لائیں گے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی سب سے زیادہ آپ پر فرض ہے۔ آپ لوگوں نے دو سال سے یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ کم از کم مہمانوں کی خوراک کا انتظام آپ کریں گے۔ اس لئے ربوہ کے انصار اللہ کے لئے سالانہ اجتماع کے چندہ کی شرح تین روپے فی رکن ہے۔ اب اجتماع قریب آرہا ہے۔ آپ اپنا فرض پورا کیجئے اور پورا چندہ ادا کر دیجئے تاکہ بروقت انتظامات کئے جاسکیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

جیسا کہ سب بہنوں کو علم ہے ہمارا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے سب لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے بقایا چندہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اپنا آئندہ سال کا بجٹ بھی ساتھ بھجوائیں۔ جن لجنات کے چندہ جات اکتوبر کے پہلے ہفتہ تک وصول ہوں گے وہی موجودہ سال میں شمار ہو سکیں گے۔ اس کے بعد وصول شدہ چندہ جات اگلے سال میں درج ہوں گے۔ نیز لجنات کو چاہیئے کہ اپنی ممبرات کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور چندہ کی مختلف مدات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا:۔ انور ملک صاحب لاہور چھاؤنی کے بائیں گردہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ حضرت خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے صاحبزادے میاں محمد سعید صاحب ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے ہیں۔ چوہدری محمد احمد خانصاحب اسلم میانی خورد کے والد ٹی۔بی سے بیمار ہیں۔ شیخ عبدالعزیز صاحب کے والد صاحب چار ماہ سے بیمار ہیں۔ بشریٰ رحمٰن صاحبہ اور ان کے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدام الاحمدیہ کے لئے

سالانہ اجتماع کے موقع پر علمی مقابلے

امسال اجتماع کے موقع پر حسب ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔

(۱) حفظ قرآن کریم۔ (۲) ترجمہ و تفسیر قرآن کریم۔ (۳) مطالعہ احادیث۔ (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ۔ (۵) تلاوت قرآن کریم (۶) مضمون نویسی۔ (۷) تقاریر۔ (۸) مشاہدہ و معائنہ۔ (۹) عام معلومات۔ (۱۰) پرچہ قرآن کریم (لازمی)۔ (۱۱) پرچہ عام دینی معلومات (لازمی)۔ (۱۲) پرچہ ذہانت (لازمی)

پہلے چار مقابلے شائع شدہ نصاب کے مطابق ہوں گے۔ جو الفضل رسالہ خالد اور ضمیمہ تشحیذ الاذہان مارچ و ستمبر ۱۹۶۴ء میں شائع کیا جاچکا ہے۔

ان مقابلوں میں شریک ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنا تعلیمی کارڈ اپنے ہمراہ لائیں۔ جن خدام کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات مکمل اور صحیح ہوں گے انہیں خاص انعام دیا جائیگا۔ وقت کی کمی کے پیش نظر یہ مقابلہ جات ایک ہی وقت میں شروع ہو سکیں گے۔ دیگر مقابلہ جات کے لئے بہتر ہوگا کہ پہلے مجالس اپنے ہاں منعقد کروائیں اور اس کے بعد بہترین نام مرکز میں ۲۰ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ ہر ضلع کی طرف سے ہر معیار کے لئے ایک ایک نام بھجوانا ہوگا۔

پرچہ قرآن کریم۔ پرچہ عام دینی معلومات اور پرچہ ذہانت میں تمام خدام کا شامل ہونا ضروری ہے۔

عناوین تقریری مقابلے۔ (برائے معیار اوّل و دوم) (۱) حضرت مسیح موعود کیسے احمدی بنانا چاہتے ہیں۔ (۲) اسلامی کردار۔ (۳) مسلم شہری کے فرائض۔ (برائے معیار سوم و چہارم) (۱) شفقت علیٰ خلق اللہ (۲) محنت۔ (۳) حب وطن۔

عناوین مضمون نویسی۔ (۱) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مقام قرآن کریم کی روشنی میں۔ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اس کا اثر۔ (۳) اسلامی نظام حکومت۔

مضمون نویسی کے مقابلہ کے دوران نوٹس اور کتب سے استفادہ کی اجازت ہوگی اگر مضمون نگار کو ان کتب کے حوالے پیش کرنے مقصود ہوں۔ اس مقابلہ میں شریک ہونے والے احباب کو کاغذ۔ قلم دوات وغیرہ کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

قائدین کرام تصحیح فرمالیں کہ ضمیمہ تشحیذ الاذہان ستمبر ۱۹۶۴ء میں علمی مقابلوں کی فہرست میں تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ اسی طرح پرچہ قرآن کریم بھی ہوگا۔ جو تمام خدام کے لئے لازمی ہوگا۔ (منتظم علمی مقابلے سالانہ اجتماع ۱۹۶۴ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلّۃ الجامعہ

جامعہ احمدیہ کا علمی و ادبی ترجمان

جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک سہ ماہی مجلہ شروع کیا گیا ہے جس کے دو شمارے شائع ہو چکے ہیں اور تیسرا عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ پاکستان اور بیرون پاکستان کے جماعتی اور غیر از جماعتی علمی حلقوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔

زرِ سالانہ — مبلغ چھ روپے صرف علاوہ محصول ڈاک

مینیجر۔ مجلّۃ الجامعہ۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

درثمین اردو کا انگریزی ترجمہ

ادارہ ریویو کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار کا منظوم انگریزی ترجمہ کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ کے مقابل پر متن بھی دیا جا رہا ہے تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے لطف اندوز ہو سکے۔ ترجمہ صوفی عبد القدیر نیاز کا ہے اور ادبی لحاظ سے بلند پایہ ہے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم انگریزی دان طبقے میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

الناشر:۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ

نمائندگان شوریٰ انصار اللہ کے اسماء سے جلد مطلع فرمایئے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

✖ نئی دہلی - ۲۴ ستمبر - آل انڈیا ریڈیو کے مطابق بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کل اپنی کابینہ کے اجلاس میں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر تبادلۂ خیالات کیا۔ کانگرس ہائی کمان کے ایک اعلیٰ ذریعے کے مطابق مسٹر شاستری نے اپنے وزیروں سے صلاح و مشورے کے دوران مقبوضہ علاقہ میں صدر راج نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تاہم صدر راج کے نفاذ کا اعلان ڈاکٹر رادھا کرشنن کے بیرونی دورے سے واپسی پر اگلے ہفتے کیا جائے گا۔

✖ ڈھاکہ ۲۴ ستمبر - صدر ایوب اکتوبر کے آخر میں مشرقی پاکستان کا ایک طویل انتخابی دورہ کریں گے۔ صدر ایوب کا یہ دورہ محترمہ فاطمہ جناح کے انتخابی دورے کے اختتام کے فوری بعد شروع ہوگا۔ اس کا انکشاف کل شام مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری جناب ہاشم الدین احمد نے اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کیا

✖ نئی دہلی - ۲۴ ستمبر - بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کہا ہے کہ بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری اور صدر ایوب خان کے درمیان ملاقات ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ انھوں نے زیادہ دیر نہیں لگے گی انھوں نے کہا بات چیت مفید اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ پہلے مناسب فضا پیدا کی جائے اور مسائل کے حل کی مخلصانہ خواہش ہو

✖ کوالالمپور - ۲۴ ستمبر - ملائیشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمن نے کہا ہے کہ اگر کسی ملک خصوصاً دولت مشترکہ کے کسی ممبر ملک نے جھگڑا ملائیشیا میں مصالحت کرانے کی کوئی تحریک کی تو ملائیشیا اسے قبول کرے گا

✖ کوالالمپور - ۲۴ ستمبر - جنوب وسطی ملایا کے لابیر کے علاقے میں ملائیشیا کی حفاظتی فوجوں اور انڈونیشی چھاتہ دستوں کے درمیان خونریز تصادم میں ۶ انڈونیشی گوریلے ہلاک ہو گئے اور متعدد گوریلاؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس وقت ملائیشیا کی فوجوں نے جتنے انڈونیشی سپاہیوں کو ہلاک اور گرفتار کیا ہے ان کی تعداد بالترتیب ۳۳ اور ۱۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔

✖ لاہور ۲۴ ستمبر - صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح اپنی انتخابی مہم پر ۲ اکتوبر کو لاہور پہنچیں گی۔ اور یہاں اپنے ایک روزہ قیام کے دوران ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گی۔

✖ نئی دہلی - ۲۴ ستمبر - ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت مغربی بنگال میں جو گرفتاریاں کی گئی ہیں ان میں صوبائی اسمبلی اور کارپوریشن کے دس ممبر بھی شامل ہیں۔ اب تک صوبے کے مختلف علاقوں سے ۸۰۰ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ بار مغربی بنگال میں ایک روزہ عام ہڑتال سے دس کروڑ روپے کا نقصان ہوا تھا۔

✖ نئی دہلی - ۲۴ ستمبر - گزشتہ سہ پہر بھارت کے ضلع سرگوجا (مدھیہ پردیش) کے علاقہ بھاگ کھنڈ میں پولیس پارٹی اور چند بلوائی مظاہرین میں زبردست تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں پولیس نے مشتعل ہجوم پر گولی چلا کر دو اشخاص کو ہلاک کر دیا۔ تصادم میں ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ایک سرکل انسپکٹر شدید مجروح ہو گئے۔ ادھر کلکتہ میں پولیس نے چند سول ملازمین پر لاٹھی چارج کیا۔ یہ ملازمین کلکتہ کارپوریشن بلڈنگ کے سامنے مطالبات منوانے کے لئے دھرنا مار کر بیٹھ گئے تھے۔

✖ لاہور - ۲۴ ستمبر - صوبے میں دینی تعلیم کے فروغ اور مدارس کی کمی پوری کرنے کے لئے تعلیم اور اوقاف کے محکموں نے باہمی اشتراک سے کام شروع کیا ہے جس کے تحت مساجد میں مکتب قائم کئے جائیں گے۔ "تنظیم المکاتیب" کی سکیم کے تحت اب تک بہاولپور کے دور افتادہ دیہات میں ایک لاکھ ۲۴ ہزار بچوں کو تعلیم دی جا چکی ہے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے دیہی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ مساجد میں ابتدائی مدارس قائم کئے جائیں گے جہاں بچوں کو دنیاوی علوم سے بھی آشنا کیا جائے گا۔

✖ کوئٹہ - ۲۴ ستمبر - پاکستان - ایران سرحدی کمیشن کے چیئرمین جنرل امان اللہ جہانبانی نے بتایا ہے کہ پاکستان اور ایران کی سرحدوں کی حد بندی کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ جناب جہانبانی تہران سے یہاں پہنچنے پر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔ علاقائی تعاون برائے ترقی کے سمجھوتہ کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس سمجھوتہ سے پاکستان - ایران اور ترکی کو فائدے پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔

✖ اوٹاوہ - ۲۴ ستمبر - کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر مارٹن نے کل رات پارلیمنٹ میں امید ظاہر کی کہ جنوبی ویٹ نام کے وزیراعظم جنرل کھان ایک مستحکم حکومت قائم کرنے کی کوششوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ حال ہی میں کینیڈا نے جنوبی ویٹ نام کو دی جانے والی فنی امداد میں اضافہ کیا ہے علاوہ ازیں حکومت کینیڈا نے جنوبی ویٹ نام کے ۰۰ طلبا کو وظائف دیئے ہیں۔

✖ ماسکو - ۲۴ ستمبر - روس اور متحدہ عرب جمہوریہ نے دو سمجھوتوں پر دستخط کئے ہیں جن کے تحت روس متحدہ عرب جمہوریہ کو فولاد کے کارخانے اور دوسرے صنعتی کارخانوں کے لئے مشینری فراہم کرے گا - اور زرعی ترقی کے لئے اسے فنی امداد مہیا کرے گا۔

وصایا

ضروری نوٹ - مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ (۴) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۱۷۴۴۴ میں محمد اسماعیل ولد نور محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۸ء نیز پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جون ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی کوئی زرعی یا سکنی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ لکڑی کی ٹال کی آمد پر ہے جس سے اندازاً ۳۰ روپے ماہوار کی آمد ہوتی ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو میں ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی

نوٹ - میں بوجہ معذور ہونے کے چل پھر نہیں سکتا اسی وجہ سے میری آمدنی کم ہے۔ العبد محمد اسماعیل ٹال لکڑی نزد ریلوے سٹیشن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد ملک محمد احمد وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد محمد شفیع صدر دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل ۱۷۴۴۵ میں مرزا فرید احمد ولد مرزا ناصر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت جیب خرچ کی صورت میں ۵/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد مرزا فرید احمد ابن مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد مرزا منصور احمد ابن حضرت مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ

گواہ شد - مرزا ناصر احمد ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مسل ۱۷۴۴۶ میں اللہ بخش ولد میاں رحیم بخش قوم سیل پیشہ تجارت عمر ۷۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف اپنے مکان کا لکڑی کا سامان ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے - چھوٹے دروازے ۴ عدد قیمت اندازاً ... ۸۰ روپے

بڑا دروازہ ایک عدد قیمت اندازاً ... ۴۰ "

شہتیر دو عدد قیمت اندازاً ... ۸۰ "

بالے ۵۰ عدد قیمت اندازاً ... ۱۰۰ "

جس کی کل قیمت مبلغ ۳۰۰/- روپے بنتا ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حقدار ہوگی۔ میرے پاس مبلغ ۲۵۰/ روپے نقد ہیں جو کہ میں نے اپنا مکان چھت وغیرہ اتارنے کے بعد اپنے گاؤں موضع تلونڈی کھجور والی میں بیچا تھا کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرے گزارہ کے ذمہ دار میرے لڑکے محمد اسحٰق صوفی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ اور محمد یعقوب جو کہ کپڑے کی پھیری کا کام لاہور میں کرتا ہے جن سے میں روٹی کپڑا لیتا ہوں اگر میں کوئی آمد پیدا کروں تو ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے اپنی ماہوار آمد پر چندہ ادا کروں گا۔ العبد موٹی بقلم خود میاں اللہ بخش ولد میاں رحیم بخش مکان نمبر ۱۸ تحریک جدید کوارٹر ربوہ - گواہ شد میاں چراغ الدین حلقہ سنت نگر حال دارالصدر ربوہ گواہ شد محمد صادق فورمین نصرت آرٹ پریس ربوہ -

مسل ۱۷۴۴۹ میں رشید احمد سجاد ولد قریشی محمود الحسن قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودہا ڈاک خانہ سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے مجھے ۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ابا جان سے ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان مالک ہوگی۔ العبد رشید احمد سجاد ولد قریشی محمود الحسن صاحب مکان ۳۶ بلاک ۱۸ سرگودہا۔

گواہ شد - محمود احمد سیکرٹری وصایا وود منڈیکل سروس بلاک نمبر ۱۲ شہر سرگودہا۔

گواہ شد - محمد عالم ولد مولوی محمد عارف صاحب مرحوم وود منڈیکل سروس بلاک نمبر ۱۲ سرگودہا۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس اکیس روپے

لندن میں جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد

ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب جماعت کی شرکت

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا

لندن۔ (بذریعہ ڈاک) یہ امر باعث مسرت ہے کہ امسال اللہ تعالیٰ نے جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس میں انگلستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احمدی احباب نے شرکت کی۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے ہیگ سے تشریف لاکر اس میں شرکت فرمائی اور حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔

یہ جلسہ مورخہ ۲۹-۳۰ اگست ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ و اتوار مسجد فضل لندن کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کے انعقاد اور مہمانوں کے قیام و طعام کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں انتظام کا عملاً آغاز ۲۲ اگست کو ہوا جبکہ اس روز مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے ایک پریس کانفرنس بلاکر اخباری نمائندوں سے جلسہ کی غرض و غایت اور اس کے انتظامات سے متعلق خطاب کیا۔ چنانچہ اخبارات میں جلسہ کے انعقاد کی اطلاع شائع ہوئی اور علی الخصوص "Wimbledon Borough News" نے بہت تفصیلی خبر شائع کرکے اس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔

ہرچند کہ جلسہ ۲۹ اگست سے شروع ہونا تھا تاہم بیرون جات سے احباب کی آمد کا سلسلہ ۲۸ اگست جمعہ کے روز سے ہی شروع ہوگیا۔ چنانچہ اس روز دور دراز مقامات سے احباب جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لانے ہے ساؤتھال کی جماعت تو باقاعدہ ایک پورا کوچ کرایہ پر لے کر نظام کے ماتحت لندن آئی۔ بہت سے دوست سکاٹ لینڈ اور شمالی انگلستان کے مختلف مقامات سے آئے اور بریڈ فورڈ وغیرہ کے احباب کاروں اور ٹرینوں کے ذریعہ تشریف لائے مہمانوں کے قیام اور طعام کا انتظام جماعت احمدیہ لندن کے سپرد تھا۔ بہت سے دوستوں نے اپنے مکانوں کے بعض حصے مہمانوں کے لئے مخصوص کر دیئے تھے۔ چنانچہ مہمانوں کو وہاں ٹھہرایا گیا اسی طرح لندن کے احباب نے دن رات ایک کرکے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا اور انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ جلسہ گاہیں تیار کی گئی تھیں۔ جن میں لاؤڈ سپیکر اور کرسیوں کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا جلسہ کا پہلا دن غیر ملکی احباب کے استفادہ کی خاطر اردو پروگرام کے لئے مخصوص تھا۔ اور دوسرا دن مقامی باشندوں کے واسطے انگریزی تقاریر کے لئے مخصوص تھا۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ کا افتتاح مورخہ ۲۹ اگست کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے عمل میں آیا۔ اس روز دو اجلاس ہوئے۔ افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم شیخ محمود الحسن صاحب سی۔ ایس پی نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ جو مسعود احمد صاحب چوہدری نے کی ازاں بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی کی ایک ریکارڈ شدہ نظم سنائی گئی۔ بعدہ امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے انگلستان کے ماحول میں احباب کو تبلیغ اسلام سے متعلق ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور صحابہؓ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کرنے کے بعد احباب سے پرزور اپیل کی کہ وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سربلندی کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔ آپ نے تربیت اولاد کے ضمن میں احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کیا۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور صحت و عافیت کے ساتھ درازی عمر کے لئے دعا کی پرزور تحریک کرتے ہوئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح جلسہ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے عمل میں آیا۔

بعدہٗ مکرم عبدالرحمٰن صاحب چوہدری نے باہر سے آئے ہوئے پیغامات اور تار پڑھ کر سنائے۔ ان میں محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کے پیغام کے علاوہ جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا غانا۔ سیرالیون۔ سنگاپور۔ کینیا۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا ہالینڈ جرمنی۔ امریکہ اور انڈونیشیا سے آئے ہوئے پیغامات اور تار شامل تھے۔ ان پیغامات میں جماعت احمدیہ انگلستان کے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی گئی تھی اور کامیابی کے لئے دعا کی گئی تھی۔ پیغامات کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریکارڈ شدہ تقریر جو آپ نے جماعت احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر فرمائی تھی سنائی گئی۔ احباب نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تقریر خود آپ کی آواز میں بہت توجہ اور انہماک سے سنی اور خاص اثر قبول کیا۔

بعدہٗ مکرم فضل الرحیم صاحب نے پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی دو نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں اور پھر خود پروفیسر صاحب موصوف نے "خلافت" کے موضوع پر ایک موثر اور دلکش تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے جو حضور علیہ السلام نے اپنی اولاد کے بارہ میں رقم فرمائے ہیں۔ آخر میں صاحب صدر محترم جناب شیخ محمود الحسن صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے تزکیۂ نفس کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان اثرات پر احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی ڈیڑھ بجے بعد دوپہر اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس مورخہ ۲۹ اگست کو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد جو مکرم امام صاحب نے پڑھائیں۔ محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت مسعود احمد صاحب چوہدری نے کی اور بلیغ احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم "احمدی نوجوانوں سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد صاحب صدر کی درخواست پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے احباب سے خطاب فرمایا آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ انگلستان کے افراد کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان ذمہ داریوں کی وسعت اور اہمیت کو واضح فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کی اہمیت پر خاص زور دیا اور علی الخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور حصولِ رضائے الٰہی کی اہمیت کو بہت احسن پیرایہ میں ذہن نشین کرایا۔ آخر میں صاحب صدر نے احباب کو محترم چوہدری صاحب موصوف کی بیان کردہ نصائح پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ان صدارتی ارشادات کے بعد دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

رات کے کھانے اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اس تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا جو آپ نے ۱۹۶۳ء کے جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ کے موقع پر فرمائی تھی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ریکارڈ شدہ تقریر جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقع پر فرمائی تھی کے بعض حصے سنائے گئے۔ احباب نے حضور کی یہ تقریر محبت و عقیدت کے گہرے جذبات سے لبریز ہو کر ایک خاص محویت کے عالم میں سنی یہ پروگرام دس بجے شب تک جاری رہا۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری اجلاس مورخہ ۳۰ اگست کو دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد منعقد ہوا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ اختتامی اجلاس میں صدارت کے فرائض مکرم عبدالعزیز صاحب دین نے ادا کئے۔ کرسیوں کی اگلی چند قطاریں مقامی باشندوں کے لئے مخصوص تھیں۔ اس اجلاس میں احباب جماعت کے علاوہ روٹری کلبوں کے متعدد ممبران اور دیگر حضرات شریک ہوئے۔ پنڈال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن مجید اور صاحب صدر کی مختصر تعارفی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر انگریزی میں ایک مبسوط تقریر فرمائی لوگوں نے آپ کی تقریر کو بہت توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا۔ اور اس میں گہری دلچسپی لی۔ آپ کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ انگلستان کا پہلا جلسہ سالانہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی سعی کی اجر عظیم عطا فرمائے۔ یہ جلسہ سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتا رہے اور یہ اس ملک کے باشندوں کے لئے ہر لحاظ سے موجب برکت ثابت ہو۔ آمین۔